REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہار شنبہ — ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ — ۲۴ ماہ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش — ۲۴ اپریل ۱۹۵۷ء — نمبر ۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پیچش کی شکایت کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

یارنگ رپورٹ اس ہفتہ شائع کردی جائیگی

چند دن کے مشورے کے بعد سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کیا جائیگا

نیویارک ۲۳ اپریل۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارہ میں مسٹر گنار دی یارنگ کی رپورٹ اس ہفتہ کے آخر تک شائع کردی جائیگی۔ ان کی یہ رپورٹ ابتداءً گذشتہ پیر کو پیش ہونی تھی۔ لیکن سلامتی کونسل نے انہیں مزید مہلت دے دی۔ تاکہ وہ بسہولت رپورٹ تیار کرسکیں۔ مسٹر یارنگ کو جو اقوام متحدہ میں سویڈن کے نمائندے ہیں۔ اس حال ہی میں سلامتی کونسل کے صدر تھے کشمیر کے دیرینہ/پرانے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے برصغیر بھیجا گیا تھا اقوام متحدہ کے ترجمان نے بتایا کہ رپورٹ شائع ہونے پر چند دن کے مشورہ کے بعد سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ تاکہ کونسل کے ممبران رپورٹ پر تفصیلی بحث میں حصہ لے سکیں۔

کشمیر کا اگر کوئی مستحق ہے تو وہ صرف اور صرف پاکستان ہے

اس تنازعہ میں ایک مغربی مبصر کیلئے لازمی ہے کہ اس کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہوں

نیشنل کانفرنس آف کینیڈین یونیورسٹیز کے صدر جی۔ ای ہال کے تاثرات

نیشنل کانفرنس آف کینیڈین یونیورسٹیز کے موجودہ صدر ڈاکٹر جی۔ ای ہال اور مذکورہ کانفرنس کے ایک سابق پریذیڈنٹ مسٹر اے ایم پیٹرنٹ نے جو آجکل لاول یونیورسٹی کے ریکٹر ہیں۔ حال ہی میں ہندوستان پاکستان اور بعض دوسرے ایشیائی ممالک کا دورہ کیا تھا۔ کینیڈا کے ایک اخبار نے کشمیر کے بارے میں ڈاکٹر جی۔ ای ہال کے تاثرات شائع کئے ہیں۔ جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"ویسٹرن اونٹاریو یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر جی۔ ای ہال نے جو نیشنل کانفرنس آف کینیڈین یونیورسٹیز کے بھی صدر ہیں کہا ہے کہ ریاست کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو تنازعہ چل رہا ہے۔ اس میں ایک مغربی مبصر کی تمام ہمدردیوں کا شک و شبہ کی کسی گنجائش کے بغیر پاکستان کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔

ڈاکٹر ہال کا خیال ہے کہ اگر کشمیر کا کوئی مستحق ہے۔ تو وہ صرف اور صرف پاکستان ہی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک شمالی پاکستان میں آبپاشی کا مسئلہ ہے۔ جہاں دریائے سندھ کی وادی سال کے اکثر حصہ میں بنجر (باقی صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج میں فون

مقامی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو بھی ٹیلیفون کنکشن مل گیا ہے۔ اور کالج کا فون نمبر ۶۵ ہے۔

وزیر اعظم آج شام ٹوکیو پہنچ رہے ہیں۔

کراچی ۲۳ اپریل۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی جو کل شام بذریعہ ہوائی جہاز جاپان روانہ ہوئے تھے۔ آج ٹوکیو پہونچ رہے ہیں۔ آپ شاہی مہمان کی حیثیت سے ایک ہفتہ وہاں قیام کرینگے جب سے جاپان اقوام متحدہ کا ممبر بنا ہے۔ آپ پہلے ایشیائی وزیر اعظم ہیں جو وہاں گئے ہیں۔

شیخ عبداللہ کی نظر بندی میں توسیع

نئی دھلی ۲۳ اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے ریاست کے معزول وزیر اعظم شیخ عبداللہ کی نظر بندی کی میعاد میں مزید ۶ ماہ کی توسیع کردی ہے۔ شیخ عبداللہ گذشتہ چار برس سے مقدمہ چلائے بغیر جیل میں ہیں۔

پنڈت نہرو لنکا جائیں گے

کولمبو ۲۳ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو ۱۸ مئی کو تین روز کے دورے پر لنکا جا رہے ہیں۔

عراقی فوجیں اردن میں داخل نہیں ہوئیں

بغداد ۲۳ اپریل۔ عراق نے مصر کی شائع کردہ ان خبروں کی تردید کی ہے کہ عراقی فوجیں اردن میں داخل ہوگئی ہیں۔ عراق میں قومی راہنمائی کے ڈائرکٹر جنرل ابراہیم خلیل نے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں مصری اخباروں اور قاہرہ ریڈیو کی تمام خبریں سراسر بے بنیاد ہیں۔ اردن میں عراق کے سفیر اردن کی صورت حال سے اپنی حکومت کو مطلع کرنے کے لئے عمان سے بغداد پہنچ گئے ہیں۔ وہ آج بغداد کے وزیر اعظم جناب نوری السعید سے ملاقات کریں گے۔

کراچی ۲۳ اپریل۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق عازمین حج کا پہلا جہاز سفینۂ عرب ۴ مئی کی بجائے ۸ مئی کو کراچی سے جدہ روانہ ہوگا۔

وزیر اعظم جاپان اگلے مہینے کراچی آئیں گے

کراچی ۲۳ اپریل۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر الیس کشی ۲۵ مئی کو تین روزہ دورے پر کراچی آرہے ہیں۔ حکومت پاکستان نے حال ہی میں وزیر اعظم جاپان کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۷ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جو مضمون "خدائی رحمت کی بے حساب وسعت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ کالم ۱ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر کے ایک اقتباس میں فارسی کا ایک شعر افسوس ہے کہ غلط شائع ہوگیا ہے صحیح شعر یوں ہے ؎

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

ادارہ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے احباب تصحیح فرمالیں (ادارہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشادات

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا (آل عمران ع ۱۲)

ایمان شیشہ سے بھی زیادہ نازک چیز ہے تمہیں اس کی حفاظت کیلئے اپنے اندر ایمانی غیرت پیدا کرنی چاہیئے

فرمودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جو تقاریر فرمائی تھیں۔ وہ الفضل کے گزشتہ پرچوں میں شائع کی جا چکی ہیں۔ اب حضور کی وہ تقاریر شائع کی جاتی ہیں۔ جو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹ تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں فرمائی تھیں۔ یہ ہر دو تقاریر چونکہ فتنہ منافقین سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ ان تقاریر کا بغور مطالعہ کریں۔ اور ان کے مطالب کو یاد رکھیں۔ اس سلسلہ میں پہلے وہ تقریر شائع کی جاتی ہے۔ جو حضور نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو فرمائی۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الاٰیات ان کنتم تعقلون (آل عمران ع ۱۲)

اس کے بعد فرمایا۔

قرآن کریم کی یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اس دور کے متعلق جو آجکل ہم پر گزر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

ایک ایسی تعلیم دی ہے

جو ہماری جماعت کو ہر وقت مد نظر رکھنی چاہیئے۔ بے شک ہماری جماعت کے دوستوں نے موجودہ فتنہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے عہد وفاداری کو تازہ کیا ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعت نے وفاداری کا عہد مجھے بھجوایا ہے مگر قرآن کریم کی اس آیت میں وفاداری کے عہد کے علاوہ کچھ اور باتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ یا یوں کہو کہ

وفاداری کی صحیح تعریف

بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خالی منہ سے کہہ دینا کہ میں وفادار ہوں۔ کافی نہیں بلکہ اس مثبت کے مقابلہ میں ایک منفی کی بھی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم اے مومنو! اگر تمہاری وفاداری کا عہد سچا ہے۔ تو تمہیں جس طرح وفاداری کرنی ہوگی۔ اسی طرح ایک بات تمہیں بھی کرنی ہوگی۔ جب تک یہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جمع نہ ہو جائیں تم مومن نہیں ہو سکتے۔ کرنا تو یہ ہے کہ تم نے وفادار رہنا ہے لیکن اس کی علامت ایک نہ کرنے والا کام ہے۔ خالی منہ سے کہہ دینا کہ میں وفادار ہوں کوئی چیز نہیں۔ اگر تم واقعہ میں وفادار ہو۔ تو تمہیں ایک اور کام بھی کرنا ہوگا۔ یا یوں کہو کہ تمہیں ایک کام سے بچنا پڑے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ تمہارے ہم خیال نہیں۔ وہ تم سے الگ ہیں۔ ان سے تمہیں

مخفی تعلق اور دوستی

ترک کرنی پڑے گی لا یالونکم خبالا اگر تم ہماری یہ بات نہیں مانو گے۔ تو وہ تمہارے اندر فتنہ اور فساد پیدا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے اور تمہارے وفاداری کے عہد خاک میں مل جائیں گے۔ تمہارا عزم اور تمہارا دعوے مٹی میں مل جائے گا۔ اور وہ کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جب تک کہ تم ہماری اس ہدایت کو نہیں مانو گے۔ یعنے وہ لوگ جو تم سے الگ ہیں۔ اور تمہارے اندر فساد اور تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ تم ان سے قطعی طور پر کسی قسم کی دوستی اور تعلق نہ رکھو۔

ایک شخص جو میرا نام نہاد رشتہ دار کہلاتا ہے۔ وہ یہاں آیا۔ اور ایک منافق کو ملنے گیا۔ جب اس کو ایک افسر سلسلہ نے توجہ دلائی۔ کہ وہ ایک

منافق سے ملنے گیا تھا

تو اس نے کہا کہ صدر انجمن احمدیہ نے کب حکم دیا تھا۔ کہ اس شخص سے نہ ملا جائے۔ اس افسر نے کہا کہ تم یہ بتاؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس نے حکم دیا تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام کے سلام کا جواب نہ دیا جائے۔ اگر تمہارے لئے کسی حکم کی ضرورت تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پنڈت لیکھرام کے سلام کا جواب نہ دینے اور اپنا منہ پرے کر لینے کا کس نے حکم دیا تھا۔ جو محرک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دماغ میں پیدا ہوا تھا۔ وہ تمہارے اندر کیوں نہ پیدا ہوا۔ چونکہ اس شخص کے اندر منافقت گھسی ہوئی تھی۔ اس لئے اس نے جواب میں کہا کہ

یہ کس نے فیصلہ کیا ہے

کہ یہ شخص لیکھرام کے مقام تک پہونچ گیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے صرف اتنا کہا ہے کہ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم یہ نہیں کہا کہ لا تتخذوا بطانۃ من لیکھرام و مثلہ کہ تم لیکھرام اور اس جیسے لوگوں سے نہ ملو۔ بلکہ فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنے عمل سے یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وہ تمہارے ساتھ نہیں۔ چاہے وہ لیکھرام کے مقام تک پہونچے ہوں یا نہ پہنچے ہوں۔ تم ان سے بطانۃ یعنے دوستی اور مخفی تعلق نہ رکھو۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے تو اس شخص کے ساتھ دوستی نہیں کی۔ مگر

بطانۃ کے معنے

صرف دوستی کے نہیں۔ بلکہ مخفی تعلق کے بھی ہیں۔ اور وہ شخص اس منافق سے چوری چھپے ملا تھا۔ اب اس کے قول کے مطابق اس کی اس منافق سے دوستی ہو یا نہ ہو۔ یہ بات تو ظاہر ہو گئی۔ کہ اس نے اس سے مخفی تعلق رکھا۔ پھر جب اسے سمجھایا گیا تو اس نے بہانہ بنایا اور کہا کہ اس منافق کو

لیکھرام کا درجہ

کس نے دیا ہے۔ اسے یہ خیال نہ آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکھرام کو سلام کا جواب نہ دیتے وقت جس آیت پر عمل کیا تھا وہ یہی آیت تھی۔ جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں لیکھرام یا اس جیسے لوگوں کا ذکر نہیں۔ بلکہ صرف یہ ذکر ہے۔ کہ ایسے لوگ جو تمہارے اندر اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔

پس یا تو اسے

یہ ثابت کرنا چاہیئے

کہ جس شخص سے وہ ملا تھا وہ جماعت کے اندر اختلاف اور فساد پیدا کرنے والا نہیں۔ اور اگر اس شخص نے واقعہ میں جماعت کے اندر اختلاف اور فساد پیدا کیا ہے۔ تو اس کا یہ کہنا کہ اسے لیکھرام کا درجہ کس نے دیا ہے۔

اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خود احمدیت پر ایمان نہیں رکھتا۔ بہر حال قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے وفاداری کے عہد کی ایک علامت بتائی ہے۔ اور اس علامت کو پورا کئے بغیر وفاداری کے عہد کی کوئی قیمت نہیں۔ تم ان جماعتوں سے آئے ہو۔ جنہوں نے وفاداری کے عہد بھجوائے ہیں۔ لیکن اگر تم اس عہد کے باوجود کسی منافق سے تعلق رکھتے ہو اور اس سے علیحدگی میں ملتے ہو تو وہ "بطانہ" کے نیچے میں آجاتا ہے۔ کیونکہ وہ منافق اور اس کی پارٹی کے لوگ جماعت میں

فتنہ اور فساد پیدا کرتے ہیں

اگر تم ان سے مخفی طور پر تعلق رکھتے ہو۔ تو تمہارا عہد وفاداری اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتا جتنی حیثیت گدھے کا پاخانہ رکھتا ہے۔

گدھے کے پاخانہ کی تو کوئی قیمت ہو سکتی ہے کیونکہ وہ تھوڑی کے طور پر کام آسکتا ہے لیکن تمہارا عہد وفاداری خدا تعالیٰ کے نزدیک روڑی کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا اور وہ اسے قبول نہیں کرے گا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان شیشہ سے بھی زیادہ نازک چیز ہے اور اس کی حفاظت کے لئے غیرت کی ضرورت ہے۔ جس شخص کے اندر ایمانی غیرت نہیں وہ منہ سے بے شک کہتا ہے کہ میں وفادار ہوں لیکن اس کے اس عہد وفاداری کی کوئی قیمت نہیں۔ مثلاً اس وقت تمہارے اندر ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہمیں اس کی منافقت کا پتہ نہیں۔ وہ ہمیشہ مجھے لکھا کرتا ہے۔ کہ آپ مجھ سے کیوں خفا ہیں میں نے تو کوئی

قابل اعتراض فعل

نہیں کیا حالانکہ ہم نے اس کا ایک خط پکڑا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ خلیفہ جماعت کا لاکھوں روپیہ کھا گیا ہے۔ اور لاکھوں روپیہ اس نے اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو کھلایا ہے . . . . اس نے سمجھا کہ میرے خط کو کون پہچانے گا۔ اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ آجکل ایسی ایجادیں نکل آئی ہیں کہ بغیر نام کے خطوط بھی پہچانے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک ماہر جو یورپ سے تحریر پہچاننے کی بڑی اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کر کے آیا ہے۔ ہم نے وہ خط اسے بھیج دیا۔ اور چونکہ ہمیں شبہ تھا۔ کہ اس تحریر کا لکھنے والا وہی شخص ہے اسلئے ایک تحریر اسے بغیر بتائے اس سے لکھوا لی اور وہ بھی اس خط کے ساتھ بھیج دی

اس نے

علوم جدیدہ کے مطابق

خط پہچاننے کی پینتیس جگہیں بتاتی ہیں۔ جو ماہرین نے بڑا غور کرنے کے بعد نکالی ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ لکھنے والا خواہ کتنی کوشش کرے کہ اس کا خط بدل جائے۔ یہ پینتیس جگہیں نہیں بدلتیں۔ چنانچہ اس نے دونوں تحریروں کو ملا کر دیکھا اور کہا کہ لکھنے والے کی تحریر میں پینتیس کی پینتیس دلیلیں موجود ہیں۔ اسلئے یہ دونوں تحریریں سو فیصدی ایک ہی شخص کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور وہ شخص بار بار مجھے لکھتا ہے۔ کہ آپ خواہ مخواہ مجھ سے ناراض ہیں۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا اس بے وقوف کو کیا پتہ ہے۔ کہ اس کی دونوں تحریریں ہم نے ایک ماہر فن کو دکھائی ہیں۔ اور ماہر فن نے بڑے غور کے بعد جن پینتیس جگہوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ کبھی نہیں بدلتیں۔ وہ اس کی تحریر میں نہیں بدلیں۔ وہ شخص غالباً اب بھی یہاں بیٹھا ہوگا۔ اور غالباً کل یا پرسوں مجھے پھر لکھے گا کہ میں تو بڑا وفادار ہوں آپ خواہ مخواہ مجھ پر بدظنی کر رہے ہیں۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ حالانکہ اس نے ایک بے نام خط لکھا اور وہ خط جب ماہر فن کو دکھایا گیا۔ اور اسکی ایک اور تحریر اس کے ساتھ بھیجی گئی۔ جو اس سے لکھوائی گئی تھی تو اس ماہر فن نے کہا کہ یہ دونوں تحریریں اسی شخص کی ہیں

خالی عہد کوئی حقیقت نہیں رکھتا

جب تک کہ اس کے ساتھ انسان ان باتوں کو بھی مدنظر نہ رکھے جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ نہ کی جائیں۔ عبد المنان کو ہی دیکھ لو۔ جب وہ امریکہ سے واپس آیا تو میں نے مری میں خطبہ پڑھا اور اس میں میں نے وضاحت کر دی کہ اتنے امور ہیں وہ ان کی صفائی کر دے۔ تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ وہ یہاں تین ہفتے بیٹھا رہا لیکن اسکو اپنی صفائی پیش کرنے کی توفیق نہ ملی صرف اتنا لکھ دیا کہ میں تو آپ کا وفادار ہوں ہم نے کہا۔ ہم نے تجھ سے وفاداری کا عہد کرنے کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ پیغامی تمہارے باپ کو غاصب کا خطاب دیتے تھے۔ وہ انہیں جماعت کا مال کھانے والا اور حرام خور قرار دیتے تھے۔ تم یہ کیوں نہیں لکھتے۔ کہ میں ان پیغامیوں کو جانتا ہوں یہ میرے باپ کو گالیاں دیتے تھے یہ آپ کو غاصب اور منافق کہتے تھے۔ میں ان کو قطعی اور یقینی طور پر باطل پر سمجھتا ہوں۔ مگر اس بات کا اعلان کرنے کی اسے توفیق نہ ملی۔ پھر اس نے لکھا۔

کہ میں تو

خلافت حقہ کا قائل ہوں

اسے یہ جواب دیا گیا۔ کہ اس کے تو پیغامی بھی قائل ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم خلافت حقہ کے قائل ہیں۔ لیکن ان کے نزدیک خلافت حقہ اس نبی کے بعد ہوتی ہے۔ جو بادشاہ بھی ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ بادشاہ بھی تھے۔ اس لئے ان کے نزدیک آپ کے بعد خلافت حقہ جاری ہوئی اور حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔ لیکن مرزا صاحب چونکہ بادشاہ نہیں تھے۔ اس لئے آپ کے بعد وہ خلافت تسلیم نہیں کرتے۔ پس یہ بات تو پیغامی بھی کہتے ہیں کہ وہ خلافت حقہ کے قائل ہیں تم اگر واقعی جماعت احمدیہ میں خلافت حقہ کے قائل ہو۔ تو پھر یہ کیوں نہیں لکھتے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کو تسلیم کرتا ہوں اور جو آپ کے بعد خلافت کے قائل نہیں۔ انہیں لعنتی سمجھتا ہوں۔ پھر تم یہ کیوں نہیں لکھتے کہ خلافت حقہ صرف اسی نبی کے بعد نہیں ہے

نبوت کے ساتھ بادشاہت

بھی مل جائے۔ بلکہ اگر کوئی نبی غیر بادشاہ ہو تب بھی اس کے بعد خلافت حقہ قائم ہوتی ہے تمہارا صرف یہ لکھنا کہ میں خلافت حقہ کا قائل ہوں ہمارے مطالبہ کو پورا نہیں کرتا ممکن ہے تمہاری مراد خلافت حقہ سے یہ ہو کہ جب میں خلیفہ بنوں گا۔ تو میری خلافت خلافت حقہ ہوگی یا خلافت حقہ سے تمہاری یہ مراد ہو کہ میں تو اپنے باپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خلافت کا قائل ہوں۔ یا تمہاری یہ مراد ہو کہ میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا قائل ہوں۔ بہر حال عبد المنان کو امریکہ سے واپس آنے کے بعد تین ہفتہ تک ان امور کی صفائی پیش کرنے کی توفیق نہ ملی

اسکی وجہ یہی تھی

کہ اگر وہ لکھ دیتا کہ پیغامی لوگ میرے باپ کو غاصب منافق اور جماعت کا مال کھانے والے کہتے رہے ہیں۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تو پیغامی اس سے ناراض ہو جاتے۔ اور اس نے یہ امید لگائی ہوئی تھی کہ وہ ان کی مدد [illegible]

سے خلیفہ بن جائے گا۔ اور اگر وہ لکھ دیتا کہ جن لوگوں نے خلافت ثانیہ کا انکار کیا ہے۔ میں انہیں لعنتی سمجھتا ہوں۔ تو اس کے وہ دوست جو اسکی خلافت کا پراپیگنڈا کرنے رہے ہیں اس سے قطع تعلق کر جاتے۔ اور وہ ان سے قطع تعلقی پسند نہیں کرتا تھا۔ اسلئے اس نے ایسا جواب دیا جسے پیغام صلح نے بڑے شوق سے شائع کر دیا۔ اگر وہ بیان خلافت ثانیہ کی تائید میں ہوتا۔ تو پیغام صلح اسے کیوں شائع کرتا۔ اس نے بھلا گذشتہ ۴۲ سال میں کبھی میری تائید کی ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ

اس نے جو مضمون لکھا ہے

وہ ہمارے ہی خیالات کا آئینہ دار ہے اسلئے اسے شائع کرنے میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ جماعت کے بڑے بڑے لوگ جو سمجھدار ہیں وہ تو الگ رہے۔ مجھے کالج کے ایک سٹوڈنٹ نے لکھا کہ پہلے تو ہم سمجھتے رہے تھے کہ شاید کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ لیکن ایک دن میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ مجھے پتہ لگا۔ کہ پیغام صلح میں میاں عبد المنان کا کوئی پیغام چھپا ہے۔ تو میں نے ایک دوست سے کہا۔ میاں ذرا ایک پرچہ لانا۔ چنانچہ وہ ایک پرچہ لے آیا۔ میں نے وہ بیان پڑھا اور اسے پڑھتے ہی کہا۔ کہ کوئی پیغامی ایسا نہیں۔ جو یہ بات نہ کہدے۔ یہ تردید تو نہیں۔ اور نہ ہی میاں عبد المنان نے یہ بیان شائع کر کے اپنی بریت کی ہے اس پر ہر ایک پیغامی دستخط کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا

ہر فقرہ پیچدار طور پر لکھا ہوا ہے

اور اسے پڑھ کر ہر پیغامی اور خلافت کا مخالف یہ کہے گا۔ کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔ غرض قرآن کریم نے واضح کر دیا ہے کہ یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا۔ اے مومنو۔ جو لوگ تمہارے اندر اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تم ان سے خفیہ میل جول نہ رکھو۔ اب دیکھو یہاں دوستی کا ذکر نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم ان سے بطانہ نہ رکھو۔ اور بطانہ کے معنے محض تعلق ہونے ہیں۔

اب اگر کوئی ان لوگوں کو گھر میں چھپ کر ملے۔ اور بعد میں کہدے۔ کہ آپ نے یا صدر انجمن احمدیہ نے کب منع کیا تھا کہ انہیں نہیں ملنا۔ تو یہ درست نہیں ہوگا ہم کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر بھی تو غیرت رکھی ہے۔ پھر تمہارے منع کرنے

کی کیا ضرورت ہے۔ تمہیں خود اپنی

غیرت کا اظہار کرنا چاہیئے

اگر تم ہمارے منع کرنے کا انتظار کرتے ہو تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تمہیں خود قرآن کریم پر عمل کرنے کا احساس نہیں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب لیکھرام نے سلام کیا تو آپ نے یہ نہیں کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سلام کا جواب دینے سے کب منع فرمایا ہے۔ بلکہ آپ نے سمجھا کہ بے شک اس آیت میں لیکھرام کا ذکر نہیں لیکن خدا تعالے نے لا یالونکم خبالا تو فرمایا ہے کہ تم ایسے لوگوں سے تعلق نہ رکھو۔ جو تمہارے اندر فساد اور تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس گو اس آیت میں

لیکھرام کا ذکر

نہیں۔ لیکن اس کی صفات تو بیان کردی گئی ہیں۔ انہی صفات سے میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

کہ اے شخص تو چاہے کس رنگ کا کپڑا پہن کر آجائے۔ میں کسی دھوکا میں نہیں آؤں گا۔ کیونکہ میں تیرا قد پہچانتا ہوں حضرت مرزا صاحب نے بھی یہی فرمایا کہ اے لیکھرام تو چاہے کوئی شکل بنا کر آجائے۔ قرآن کریم نے تیری صفت بیان کردی ہے۔ اس لئے میں تجھے تیری صفت سے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالے نے صاف طور پر فرمادیا ہے کہ لا یالونکم خبالا کہ تمہارے دشمن وہ ہیں جو قوم میں فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق میں نے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ میں بھی تمہیں

نصیحت کرتا ہوں

کہ تم نوجوان ہو اور آئندہ سلسلہ کا بوجھ تم پر پڑنے والا ہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر چیز کی بعض علامتیں ہوتی ہیں۔ اسلئے خالی منہ سے ایک لفظ دہرا دینا کافی نہیں بلکہ ان علامات کو دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی عجیب نکتہ بیان فرمادیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک شخص ساری رات بیوی سے محبت کا اظہار کرتا ہے مگر دن چڑھے تو اس سے لڑنے لگ جاتا ہے۔ اس حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ اگر میاں کو اپنی بیوی سے واقعی محبت ہے۔ تو وہ دن کے وقت اس سے کیوں محبت نہیں کرتا اسی طرح جو شخص کسی جلسہ میں وفاداری کا اعلان کر دیتا ہے۔ اور مخفی طور پر ان لوگوں سے ملتا ہے۔ جو جماعت میں تفرقہ اور فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کوئی وفاداری نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ جو لوگ تمہارے ہم مذہب نہیں ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ غیر مذاہب والوں سے تعلق رکھنا منع نہیں

حضرت ابن عباسؓ

کے متعلق آتا ہے کہ آپ جب بازار سے گذرتے تو یہودیوں کو بھی سلام کرتے اس لئے یہاں من دونکم کی یہ تشریح کی گئی ہے کہ تم ان لوگوں سے الگ رہو جو لا یالونکم خبالا کے مصداق ہیں یعنی وہ تمہارے اندر فساد اور تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مذاہب والا تمہارے اندر فتنہ اور فساد پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ تو وہ شخص من دونکم میں شامل نہیں اگر تم اس سے مل لیتے ہو یا دوستانہ تعلق رکھتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسا شخص جو تمہاری جماعت میں فتنہ اور فساد پیدا کرنا چاہتا ہے اس سے تعلق رکھنا خدا تعالے نے ممنوع قرار دیا ہے۔ پھر آگے فرماتا ہے تم کہہ سکتے ہو کہ اس کی کیا دلیل ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے

کہ قد بدت البغضاء من افواههم کچھ باتیں ان کے منہ سے نکل چکی ہیں۔ وما تخفی صدورهم اکبر ان پر قیاس کرکے دیکھ لو۔ کہ جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے۔ وہ کیا ہے۔ کہتے ہیں ایک چاول دیکھ کر ساری دیگ پہچانی جاسکتی ہے اسی طرح یہاں بھی دیکھا جاسکتا ہے مثلاً ایک منافق نے بقول اپنے بھائی کے کہا۔ کہ خلیفہ اب بڈھا اور پاگل ہوگیا ہے۔ اب انہیں دو تین معاون دے دینے چاہئیں۔ اور

ہمیں جو شہادت ملی ہے

[illegible]

کو معزول کردینا چاہیئے۔ اس فقرہ سے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس کے پیچھے بغض کا ایک سمندر موجزن تھا۔ اس شخص کا اپنا باپ جب اس نے بیعت لی تھی اس عمر سے زیادہ تھا جس عمر کو میں ۲۲ سال کی خدمت کے بعد پہنچا ہوں۔ وہ اگر کہتا ہے۔ کہ خلیفہ بڈھا ہوگیا ہے۔ اسے اب معزول کردینا چاہیئے۔ تو یہ شدید بغض کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ اس کے منہ سے یہ فقرہ نہ نکلتا۔ شدید بغض انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی عقل ہوتی تو وہ سمجھ سکتا تھا کہ میں یہ فقرہ منہ سے نکال کر اپنے باپ کو گالی دے رہا ہوں۔ جیسے انسان بعض اوقات غصہ میں آکر یا پاگل پن کی وجہ سے اپنے بیٹے کو حرامزادہ کہہ دیتا ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ یہ لفظ کہہ کر اپنی بیوی کو اور اپنے آپ کو گالی دے رہا ہے۔ اسی طرح اس نوجوان کی عقل ماری گئی۔ اور اس نے وہ بات کہی جس کی وجہ سے اس کے باپ پر حملہ ہوتا تھا۔ دنیا میں کوئی شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کو گالی نہیں دیتا۔ ہاں بغض اور غصہ کی وجہ سے ایسا کر لیتا ہے۔ اور یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ اپنے باپ کو گالی دے رہا ہے۔ اس نوجوان کی مجھ سے کوئی لڑائی نہیں تھی اور نہ ہی میں اس کے سامنے موجود تھا۔ کہ وہ غصہ میں آکر یہ بات کہہ دیتا۔ ہاں اس کے دل میں

بغض اتنا بڑھ گیا تھا

کہ اس کی وجہ سے اس نے وہ بات کہی جس کی وجہ سے اس کے باپ پر بھی حملہ ہوتا تھا۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے۔ کہ قد بدت البغضاء من افواههم کہ ان کے منہ سے بغض کی بعض باتیں نکلی ہیں ان سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ما تخفی صدورهم اکبر جو کچھ ان کے سینوں میں ہے۔ وہ اس سے بہت بڑا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کے دل کے بغض کا علم کسی اور کو نہ ہو۔ اس لئے جو کچھ اس کے دل میں ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے جو ظاہر ہو چکا ہے غرض خدا تعالے نے اس آیت میں جماعتی نظام کی مضبوطی کے [illegible]

تمہیں یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے اور اس کے مطابق

اپنے طریق کو بدلنا چاہیئے

ورنہ احمدیت آئندہ تمہارے ہاتھوں میں محفوظ نہیں رہ سکتی۔ تم ایک بہادر سپاہی کی طرح بنو۔ ایسا سپاہی جو اپنی جان اپنا مال اپنی عزت اور اپنے خون کا ہر قطرہ احمدیت اور خلافت کی خاطر قربان کردے اور کبھی بھی خلافت احمدیہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دے۔ جو پیغامیوں یا احراریوں وغیرہ کے زیر اثر ہوں۔ جس طرح خدا تعالے نے بائیبل میں کہا تھا کہ سانپ کا سر ہمیشہ کچلا جائے گا۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنی ساری عمر فتنہ و فساد کے سانپ کے سر پر ایڑی رکھنی ہوگی۔ اور دنیا کے کسی گوشہ میں بھی اسے پنپنے کی اجازت نہیں دینی ہوگی اگر تم ایسا کروگے تو قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالے تمہاری مدد کرے گا۔ اور خدا تعالے سے زیادہ سچا اور کوئی نہیں۔ دیکھو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت کو کس قدر مدد دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جو

آخری جلسہ سالانہ ہوا

اس میں ۷-۸ سو آدمی آئے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے عہد خلافت کے آخری جلسہ سالانہ پر گیارہ بارہ سو احمدی آئے تھے۔ لیکن اب ہمارے معمولی جلسوں پر بھی دو اڑھائی ہزار احمدی آجاتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ پر تو ۶۰-۷۰ ہزار لوگ آتے ہیں۔

اس سے تم اندازہ کرلو

کہ اللہ تعالے نے ہمیں کتنی طاقت دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لنگرخانہ پر پندرہ سو روپیہ ماہوار خرچ آجاتا۔ تو آپ کو فکر پڑ جاتی اور فرماتے۔ لنگرخانہ کا خرچ اس قدر بڑھ گیا ہے۔ اب اتنا روپیہ کہاں سے آئے گا۔ گویا جس شخص نے جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ کسی زمانہ میں پندرہ سو ماہوار کے اخراجات پر گھبراتا تھا۔

لیکن اب تمہارا صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ بارہ تیرہ لاکھ کا ہوتا ہے۔ اور صرف مینانت پر ۳۵-۳۶ ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتا ہے۔ پندرہ سو روپیہ ماہوار خرچ کے معنے یہ ہیں کہ سال میں صرف اٹھارہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ لیکن اب صرف جامعۃ المبشرین اور طلباء کے وظائف وغیرہ کے سالانہ اخراجات ۶۶ ہزار روپے ہوتے ہیں۔ گویا ساڑھے پانچ ہزار روپیہ ماہوار ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں حیثیت ہی کیا رکھتے ہیں

وہ مامور من اللہ تھے۔

اور اس لئے آئے تھے کہ دنیا کو ہدایت کی طرف لائیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا کے کونہ کونہ میں قائم کریں۔ اور مسلمانوں کی غفلتوں اور سستیوں کو دور کر کے انہیں اسلامی رنگ میں رنگین کریں۔ لیکن ان کی زندگی میں جماعتی اخراجات پندرہ سو روپیہ پر پہو نچتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں۔ اور خیال فرماتے ہیں کہ یہ اخراجات کہاں سے مہیا ہوں گے۔ لیکن اس وقت ہم جو آپ کی جوتیاں جھاڑنے میں بھی فخر محسوس کرتے ہیں۔ صرف ایک درسگاہ یعنے جامعۃ المبشرین پر ساڑھے پانچ ہزار روپے ماہوار خرچ کر رہے ہیں۔ اسی طرح مرکزی دفاتر اور بیرونی مشنوں کو ملا لیا جائے۔ تو ماہوار خرچ ستر اسی ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ گویا آپ کے زمانہ میں جو خرچ پانچ سات سال میں ہوتا تھا۔ وہ ہم ایک سال میں کرتے ہیں۔ اور پھر بڑی آسانی سے کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ

خلافت کی ہی برکت ہے

کہ تبلیغ اسلام کا وہ کام جو اس وقت دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں کر رہی صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ مصر کا ایک اخبار الفتح ہے۔ وہ ہماری جماعت کا سخت مخالف ہے۔ مگر اس نے ایک دفعہ لکھا کہ جماعت احمدیہ کو بے شک ہم اسلام کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ تبلیغ اسلام کا جو کام کر رہی ہے گزشتہ تیرہ سو سال میں وہ کام بڑے بڑے اسلامی بادشاہوں کو بھی کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

جماعت کا یہ کارنامہ

محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور تمہارے ایمانوں کی وجہ سے ہے۔ آپ کی پیشگوئیاں تھیں۔ اور تمہارا ایمان تھا۔ جب یہ دونوں مل گئے تو خدا تعالیٰ کی برکتیں نازل ہونی شروع ہوئیں۔ اور جماعت نے وہ کام کیا جس کی توفیق مخالف ترین اخبار الفتح کے قول کے مطابق کسی بڑے سے بڑے اسلامی بادشاہ کو بھی آج تک نہیں مل سکی۔ اب تم روزانہ پڑھتے ہو کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو

تم اور بھی ترقی کرو گے

اور اس وقت تمہارا چندہ ۲۰-۲۵ لاکھ سالانہ نہیں ہوگا۔ بلکہ کروڑ دو کروڑ۔ پانچ کروڑ۔ دس کروڑ۔ بیس کروڑ۔ پچاس کروڑ۔ ارب۔ کھرب۔ پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا۔ اور پھر تم دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے مبلغ رکھ سکو گے۔ انفرادی لحاظ سے تم اس وقت بھی غریب ہو گے۔ لیکن اپنے فرض کے ادا کرنے کی وجہ سے ایک قوم ہونے کے لحاظ سے تم امریکہ سے بھی زیادہ مالدار ہو گے۔ دنیا میں ہر جگہ تمہارے مبلغ ہوں گے اور جتنے تمہارے مبلغ ہوں گے۔ اتنے افسر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی قوم کے بھی نہیں ہونگے۔ امریکہ کی فوج کے بھی اتنے افسر نہیں ہوں گے۔ جتنے تمہارے مبلغ ہوں گے۔ اور یہ محض تمہارے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ہوگا۔

اگر تم اپنے ایمان کو قائم رکھو گے

تو تم اس دن کو دیکھ لوگے۔ تمہارے باپ دادوں نے وہ دن دیکھا۔ جب ۱۹۱۴ء میں پیغامیوں نے ہماری مخالفت کی۔ جب میں خلیفہ ہوا۔ تو خزانہ میں صرف

۱۷ روپے تھے

انہوں نے خیال کیا کہ اب قادیان تباہ ہو جائے گا۔ لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ اب ہم اپنے کسی طالب علم کو سترہ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں۔ تو وہ وظیفہ کم ہونے کی شکایت کرتا ہے۔ پیغامیوں کے خلاف پہلا اشتہار شائع کرنے کے لئے میرے پاس روپیہ نہیں تھا۔

میر ناصر نواب صاحب رضؓ

جو ہمارے نانا تھے انہیں پتہ لگا۔ وہ دار الضعفاء کے لئے چندہ جمع کیا کرتے تھے۔ ان کے پاس اس چندہ کا کچھ روپیہ تھا۔ وہ دو اڑھائی سو روپیہ میرے پاس لے آئے اور کہنے لگے اس سے اشتہار چھاپ لیں پھر خدا دے گا تو یہ رقم واپس کر دیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور آمد آنی شروع ہوئی اور اب یہ حالت ہے کہ پچھلے بائیس سال کی تحریک جدید میں تین لاکھ ستر ہزار روپیہ چندہ میں نے دیا ہے۔ کجا یہ کہ ایک اشتہار شائع کرنے کے لئے میرے پاس دو اڑھائی سو روپیہ بھی نہیں تھا اور کجا یہ کہ خدا تعالیٰ نے میری اس قسم کی امداد کی اور زمینداره میں اس قدر برکت دی کہ میں نے لاکھوں روپیہ بطور چندہ جماعت کو دیا۔

پھر مجھے یاد ہے

کہ جب ہم نے پہلا پارہ شائع کرنا چاہا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہمارے خاندان کے افراد اپنے روپیہ سے اسے شائع کر دیں لیکن روپیہ پاس نہیں تھا۔ اس وقت تک ہماری زمینداری کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ میں نے اپنے مختار کو بلایا اور کہا ہم قرآن کریم چھپوانا چاہتے ہیں۔ لیکن روپیہ پاس نہیں۔ وہ کہنے لگا آپ کو کس قدر روپے کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہتے ہیں کہ پہلی جلد تین ہزار روپے میں چھپے گی۔ اس نے کہا

میں روپیہ لا دیتا ہوں

آپ صرف اس قدر اجازت دیدیں کہ میں کچھ زمین مکانوں کے لئے فروخت کر دوں۔ میں نے کہا اجازت ہے ظہر کی نماز کے بعد میں نے اس سے بات کی اور عصر کی اذان ہوئی تو اس نے ایک پوٹلی میرے سامنے لاکر رکھ دی اور کہا یہ لیں روپیہ میں نے کہا میں قادیان والوں کے ہاں اتنا روپیہ ہے۔ وہ کہنے لگا اگر آپ

تیس ۳۰ ہزار روپیہ

بھی چاہیں تو میں آپ کو لا دیتا ہوں۔ لوگ مکانات بنانا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس زمین نہیں اگر انہیں زمین دے دی جائے تو روپیہ حاصل کرنا مشکل نہیں۔ میں نے کہا خیر اس وقت ہمیں اسی قدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس وقت ہم نے قرآن کریم کا پہلا پارہ شائع کر دیا۔ پھر

میں نے الفضل جاری کیا

تو اس وقت بھی میرے پاس روپیہ نہیں تھا۔ حکیم محمد عمر صاحب [illegible] پاس آئے اور کہنے لگے میں آپ کو کچھ خریدار بنا کر لا دیتا ہوں۔ اور تھوڑی دیر میں وہ ایک پوٹلی روپوں کی میرے پاس لے آئے۔ غرض ہم نے

پیسوں سے کام شروع کیا

اور آج ہمارا لاکھوں کا بجٹ ہے۔ اور ہماری انجمن کی جائداد کروڑوں کی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ میں خود گذشتہ بائیس سال کی تحریک جدید میں تین لاکھ ستر ہزار روپیہ چندہ دے چکا ہوں۔ اسی طرح ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ میں نے صدر انجمن احمدیہ کو دیا ہے۔ اور اتنی ہی جائداد اسے دی ہے۔ گویا تین لاکھ روپیہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا ہے۔ اور

تین لاکھ ستر ہزار روپیہ

تحریک جدید کو دیا ہے

اس لئے جب کوئی شخص اعتراض کرتا ہے۔ کہ میں نے جماعت کا روپیہ کھا لیا ہے۔ تو مجھے غصہ نہیں آتا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حسابی بات ہے۔ جب انجمن کے رجسٹر سامنے آجائیں گے تو یہ شخص آپ ہی ذلیل ہو جائے گا

بہر حال اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں ان کو

یاد رکھو

اور اپنی جگہوں پر واپس جا کر اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بھی سمجھاؤ کہ زبانی طور پر وفاداری کا عہد کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اگر تم واقعی وفادار ہو تو تمہیں منافقوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے ڈیالونگ خبار والی بات پوری کر دی ہے اور وہ جماعت میں فتنہ اور تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن کریم کی ہدایت یہی ہے کہ ان سے

مخفی طور پر اور الگ ہو کر

بات نہ کی جائے اور اس پر تمہیں عمل کرنا چاہیئے تاکہ تم شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ شیطان حضرت حوا کی معرفت جنت میں گھس گیا تھا اور جو شیطان حضرت حوا کی معرفت جنت میں گھس گیا تھا۔ وہ جماعت احمدیہ میں کیوں نہیں گھس سکتا۔ ہاں اگر تم ہر کو

حضرت آدم والا قصہ

یاد رہے تو تم اس سے بچ سکتے ہو۔ بائیبل کھول کر پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ شیطان نے دوست اور خیر خواہ بن کر ہی حضرت آدمؑ اور حوا کو ورغلایا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی دوست اور ظاہر میں خیر خواہ بن کر تمہیں خراب کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر تم قرآنی ہدایت پر عمل کرو تو تم محفوظ ہو جاؤ گے اور شیطان خواہ کسی بھیس میں بھی آئے تم اس کے قبضہ میں نہیں آؤ گے۔

میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو ہمیشہ

خلافت کا خدمت گذار رکھے

اور تمہارے ذریعہ احمدیہ خلافت قیامت تک محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت ہوتی رہے اور تم اور تمہاری نسلیں قیامت تک اس کا جھنڈا اونچا رکھیں اور کبھی بھی وہ وقت نہ آئے کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں تمہارا اور تمہاری نسلوں کا حصہ نہ ہو بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تمہارا اور تمہاری نسلوں کا اس میں حصہ ہو اور جس طرح پہلے زمانہ میں خلافت کے دشمن ناکام ہوتے چلے آئے ہیں۔ تم بھی جلد ہی سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ان کو ناکام ہوتا دیکھ لو۔"

اس کے بعد حضور نے عہد دہرایا اور دعا فرمائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ

واپس جانے سے پہلے میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے میں نے جماعت کے فتنہ پردازوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس موقعہ کے زیادہ مناسب حال آج کا خطبہ جمعہ تھا جس میں میں نے

خدمت خلق

پر زور دیا ہے۔ خدام الاحمدیہ نے پچھلے دنوں ایسا شاندار کام کیا تھا۔ کہ بڑے بڑے مخالفوں نے تسلیم کیا کہ ان کی یہ خدمت بے نظیر ہے۔ تم اس خدمت کو جاری رکھو اور اپنی نیک شہرت کو مدھم نہ ہونے دو۔ جب بھی ملک اور قوم پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے خدمت کرنے والے خدام الاحمدیہ کو ہونا چاہیئے۔ یہاں تک کہ سلسلہ کا شدید سے شدید دشمن بھی یہ مان لے کہ درحقیقت یہی لوگ

ملک کے سچے خادم ہیں

یہی لوگ غریبوں کے ہمدرد ہیں۔ یہی لوگ مسکینوں اور بیواؤں کے کام آنے والے ہیں۔ یہی لوگ مصیبت زدوں کی مصیبت کو دور کرنے والے ہیں۔ تم اتنی خدمت کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم ایسا سلوک کرو کہ تمہارا دشمن بھی دوست بن جائے۔ یہی خدام الاحمدیہ کو کرنا چاہیئے۔ اگر تمہارے کاموں کی وجہ سے تمہارے علاقہ کے لوگ تمہارے بھی اور تمہارے احمدی بھائیوں کے بھی دوست بن گئے ہیں۔ تمہارے کاموں کی قدر کرنے لگ گئے ہیں۔ اور تم کو اپنا سچا خادم سمجھتے ہیں اور اپنا مددگار سمجھتے ہیں۔ تو تم سچے خادم ہو۔ اور اگر تم یہ روح پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے تو تمہیں

ہمیشہ استغفار کرنا چاہیئے

کہ تمہارے کاموں میں کونسی کمی رہ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے تم لوگوں کے دلوں میں اثر پیدا نہیں کر سکے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مدد کرے۔

قابل توجہ احباب جماعت

دیکھا گیا ہے کہ بعض کام جو نظارت اصلاح وارشاد سے تعلق رکھتے ہیں اُن کو نظارت کے واسطہ سے طے کرنے کی بجائے احباب دوسرے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ اس طرح نظارت کے کاموں میں پیچیدگی پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اندریں حالات نظارت ہذا اعلان کرتی ہے کہ نظارت ہذا سے متعلقہ امور کو نظارت ہی پیش کیا کریں: اور اس کے واسطہ سے فیصلہ کرایا کریں اور اگر کوئی ایسا امر ہے کہ اس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے استصواب کی ضرورت ہو تو یہ کام بھی نظارت پر چھوڑ دیں۔ امید ہے احباب آئندہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں گے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

اعلان ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۰/۳ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام شفیق احمد رکھا گیا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور ہمارے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

محمد احمد خوشنویس دارالصدر ج۔ ربوہ

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۷ء

دو خبریں

(۱) "**چاہ لانے والہ** ۲۸-۲۹ مارچ کو مقام چاہ لانے والہ موضع بہرام پور تحصیل مظفر گڑھ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ اس علاقہ میں شیعہ زمینداروں نے اپنے چاہات پر اپنے ذاکروں کو بلاکر اپنی مخالفانہ مساعی سے جلسہ خراب کرنا چاہا"

(الاعتصام ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء)

(۲) **ظلم کا خون** کلورکوٹ ضلع میانوالی میں تنظیم اہل سنت والوں نے شیعوں کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے۔ چنانچہ اب کلورکوٹ کے سنی باشندوں نے تنظیم اہل سنت کے اکسانے پر شیعوں کے خلاف ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر میانوالی کے پاس درخواست گزاری ہے کہ شیعہ مسجد و امام باڑہ کو ختم کر دیا جاوے۔ ہم شیعان کلورکوٹ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع میانوالی کی خدمت میں یہ درخواست کرتے ہیں کہ شرارتی عنصر کی اس درخواست کو مسترد کر دیا جائے۔ اور آئندہ ان کی مذموم حرکات کا سدباب کیا جائے۔ (شیعان کلورکوٹ)

مندرجہ بالا خبر بحوالہ الاعتصام ۱۹ اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ اور خبر ۲ شیعہ اخبار رضا کار لاہور ۳/۵/۵۷ سے ماخوذ ہے۔ بظاہر یہ معمولی سی خبریں ہیں۔ لیکن ان میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان پر غور کرنے سے ہم فرقہ وارانہ چپقلشوں کی نفسیات کو سمجھ سکتے ہیں اور معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ یہ بعض معمولی باتیں ہمارے جیسے ملک میں کتنے بڑے خطرناک نتائج کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔

دوسرے مکاتب خیال کے جلسوں کو خراب کرنے کی ذہنیت اور ان کے مقامات پر قبضہ کرنے کی ایسی مہلک بیماریاں ہمارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں کہ جن کا اگر علاج نہ کیا گیا۔ تو یہ ملک کبھی امن وامان کا گہوارہ نہیں بن سکے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکوں میں پولیس اور بعض مواقع پر فوج فساد فی الارض کے تدارک کے لئے موجود ہوتی ہے لیکن کسی ملک کے امن وامان کو ان بیرونی محافظوں پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کیونکہ امن وامان کی حقیقی بنیاد قوم کے افراد کی قانون پسندانہ طبیعت پر ہی قائم ہوتی ہے۔ جن ملکوں میں ہر وقت پولیس اور فوج کو حرکت میں لانے کی ضرورت رہتی ہے۔ وہاں کبھی حقیقی امن وامان قائم نہیں ہو سکتا اور حقیقی امن وامان قائم نہ ہونے کی صورت میں عوام کی بہبودی اور ملک وقوم کی ترقی معلوم!

رسالہ تشحیذ الاذہان یکم جون ۵۷ء سے جاری ہو رہا ہے

سرکاری منظوری ہو چکی ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں رسالہ تشحیذ الاذہان کی کتابت شروع ہو رہی ہے۔ اس کا پہلا نمبر انشاء اللہ یکم جون ۵۷ء کو شائع ہو جائے گا۔

یہ رسالہ اس نام سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے شائع ہو رہا ہے۔ پندرہ روزہ رسالہ ہے اور سفید کاغذ پر شائع ہوگا۔ سالانہ چندہ پانچ روپے مقرر ہے۔

جن احباب نے سالانہ چندہ بھجوا دیا ہے یا پہلا رسالہ وی۔ پی کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی رسالہ کے اس اجراء کے موقعہ پر بنیادی خریداروں کی فہرست میں شائع ہو رہے ہیں۔ جو دوست ۲۰ مئی تک چندہ بھجوا دیں گے یا پہلا نمبر وی۔ پی کرنے کے لئے لکھیں گے۔ ان کے اسماء گرامی شامل اشاعت ہو سکیں گے۔ احمدی بچوں اور بچیوں کو اپنے رسالہ کی خریداری اور توسیع اشاعت کے لئے پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔

ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تعمیر ہال انصار اللہ

اراکین مجلس انصار اللہ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ مجلس انصار اللہ کے دفاتر کے ساتھ جو ہال تعمیر ہوا تھا اور اس کی چھت ابھی نہیں پڑی تھی وہ انشاء اللہ چند دنوں تک مکمل ہو جائے گی پھر پلستر اور فرش کا کام باقی رہ جائے گا اور اسی طرح ساری زمین کے گرد چار دیواری اور کارکنان کے کوارٹر رہ جائیں گے۔ اس وقت تک تعمیر کا کام جو ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل اور اراکین کے تعاون سے ہوا ہے۔ تھوڑی سی ہمت اور کیجئے تا کہ تعمیر کا کام جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے اور کارکنان دوسرے نہایت ضروری کاموں کی طرف زیادہ توجہ دے سکیں آپ کا تعاون ان تین باتوں میں ضروری ہے۔

ا۔ جن احباب نے نائب صدر محترم کی تحریک پر ایک سو روپیہ تعمیر فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ اپنی رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

ب۔ جن احباب نے ابھی اس تحریک میں حصہ نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وسعت دی ہے عہدہ داران ان کو اس تحریک میں شامل کریں۔

ج۔ انصار کے ہر رکن سے بلا استثناء ایک روپیہ فی کس وصول کر کے زعماء مرکز میں جلد بھجوا دیں۔ یہ ایک ایک روپیہ ان احباب سے بھی وصول کیا جائے جو ایک سو روپیہ کی تحریک میں شامل ہو چکے ہیں

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گو کھووال چک $\frac{276}{R\text{-}B}$ ضلع لائلپور کی لڑکی نصرت کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ سخت تکلیف اور پریشانی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق شاہد مربی مری

(۲) میرا لڑکا امسال الف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اور بچی نے مڈل کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خیر محمد احمدی دوکاندار بلاک ۳۔ ڈیرہ غازی خان

(۳) میرے دو بچوں نے دسویں کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(میاں محمد صادق ہیرودی)

(۴) میرے دو بھائی اور ایک بھتیجی سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں نیز میرے ایک بھائی ایس ایم ربانی لنڈن میں انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) محمد انور دار المصدر غربی۔ ربوہ

(۵) میرا لڑکا عزیزم فیض محمد سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز میری بچی نے مڈل کا امتحان دے رکھا ہے۔ احباب جماعت دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خیر محمد احمدی ڈیرہ غازی خان

(۶) میری بیوی کی صحت بہت کمزور ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید عبید اللہ شاہ۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ

(۷) میری اہلیہ اس سال ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا امتحان خیبر یونیورسٹی پشاور کی طرف سے دے رہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (احمد قریشی)

(۸) عزیزم جلال الدین صاحب شاد مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں نیز عزیزہ ثریا جبیں نے مڈل کا امتحان دیا ہوا ہے ہر دو کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا فرمائے۔

ایم سمیع اللہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

(۹) میری بھاوجہ صادقہ طاہرہ نے اپریشن کرایا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب کرے۔ آمین

زینت الاسلام بنت حاجی نصر الحق لاہور

(۱۰) مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتان کے لڑکے بشارت احمد بعمر سات سال کی ٹانگ کی ہڈی سخت چوٹ آجانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ تمام بہن بھائیوں اور بزرگان سلسلہ سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والدہ اخوند فیاض احمد ملتان

(۱۱) بندہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک مبارک احمد

(۱۲) مکرمی خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی آجکل بیمار ہیں۔ نیز ان کے تین بچے امتحانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے ان کی صحت اور بچوں کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشارت احمد بشیر

سلک مروارید، ایک مفید تبلیغی کتاب

(از مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

اللہ تعالیٰ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر کو جزائے خیر دے جو باوجود مسلسل بیماری اور اعصابی کمزوری کے تبلیغی مواد ہدایت عباد کے لئے مہیا فرماتے رہتے ہیں۔ گذشتہ سال یہ سلسلہ مذہب اسلام پہلی سے پانچویں کتاب تک ایک قیمتی سٹ پیش کیا جو محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ نے تالیف فرمائی تھیں۔ اب حضرت عرفانی الاسدی (ایڈیٹر اخبار الحکم) کی دلچسپ دلکش تالیف سلک مروارید کو چھپوایا ہے اور تعلیم و تربیت اور دینی مسائل کو بیگانوں بیگانوں تک پہنچانے کا طریق سکھایا ہے۔ اکثر طبائع براہ راست کسی غلطی پر آگاہ کرنے سے مشتعل ہو جاتی ہیں اور ضد و انکار پر اصرار کر کے اپنی عاقبت خراب کر لیتی ہیں۔ لیکن وہی بات اگر گفتہ آید در حدیث دیگران کے پیرائے میں باتوں باتوں میں خوش اسلوبی سے قصہ کہانی کے رنگ میں کہہ دی جائے تو دل نشین ہو جاتی ہے اور نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اس کتاب کے پہلے حصے میں جو سلک مروارید کے نام سے آج سے پچاس سال پیشتر میرے سامنے مقبول عوام ہوئی۔ تمام مسائل ضروری متعلق عقائد سلسلہ احمدیہ بہ دلائل بیان کر دیئے گئے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑے بڑے کام لئے گئے ہیں۔

اسی سلسلہ میں وفات مسیح پر سیر کن بحث بظاہر دو خاتونوں میں گفتگو کے ذریعہ واضح کی ہے عقیدہ حیات مسیح سے جو نقصانات لازم آتے ہیں وہ دکھائے ہیں۔ یہیں سے نزول مسیح کا مسئلہ چھڑ جاتا ہے اسے بھی نہایت عمدگی سے حل کیا ہے۔ تمام آیات قرآنیہ اور کئی احادیث نبویہ پیش کر دی ہیں۔ جو جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے کئے جاتے ہیں ان سب کے جواب بھی ساتھ ساتھ دے دئیے ہیں۔ ایک مامور من اللہ کی صداقت کے نشانات بھی بیان کئے ہیں۔ معارف و حقائق کے علاوہ سابقہ پیشگوئیوں کا اس زمانہ کے مامور پر صادق آنے اور آپ کی حالیہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ایک ایک کر کے ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود نے کسر صلیب کیونکر فرمائی۔ اس کے لئے ایک مرتد ہونے والی خاتون سے مناظرہ درج کیا ہے۔ جس میں سب گمراہ کرنے والی باتوں کا جواب باصواب دیا ہے۔ تردید کفارہ و تثلیث بطرز احسن کی ہے۔ دجال و یاجوج کی حقیقت واضح کی ہے۔ غرض کس کس چیز کا ذکر ہو۔ یہ کتاب بچوں خصوصاً خواتین کے ازدیاد علم دینی اور ابلاغ پیغام کے لئے از حد مفید ہے ہر احمدی گھرانے میں یہ کتاب موجود ہونی چاہیئے۔ پڑھنا نہ آتا ہو تو پڑھوا کر سننا بھی موجب صدق و ثبات ایمان ہے۔ کتاب کی کتابت۔ کاغذ۔ طباعت دیدہ زیب ہے۔ صرف ایک کسر رہ گئی ہے جو پوری ہو جانی چاہیئے۔ یعنی عربی عبارات پر اعراب لگائے جائیں تا معمولی علم و دانش والا بھی صحیح پڑھے اور اس کا علم و عرفان بڑھے۔ حجم سو صفحہ کتابی تقطیع۔ قیمت صرف ۱۰/ احمدیہ کتابستان ربوہ سے خرید فرمائیں۔

مشرقی پاکستان کی جماعتوں کی توجہ کیلئے

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء کے فیصلہ کے مطابق مشرقی پاکستان کی تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ یکم مئی ۱۹۵۷ء سے چندہ جات کی تمام رقوم پراونشل انجمن کی بجائے براہ راست جناب آفیسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ مغربی پاکستان کے نام بھجوایا کریں۔ اس تاریخ کے بعد مرکزی چندہ کی کوئی رقم ایسٹ پاکستان احمدیہ ایسوسی ایشن ڈھاکہ کو نہ بھیجی جائے۔ یہ رقوم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ یا چیک جیسے بھی کسی مقامی جماعت کو سہولت ہو بھیجی جا سکتی ہیں۔ ہر رقم کے ساتھ پوری تفصیل آنی چاہیئے کہ کس کس مد کی کتنی کتنی رقم ہے۔ اور کس کس دوست کی طرف سے ہے۔ موصی صاحبان کا وصیت کا نمبر بھی ان کے نام کے ساتھ لکھا جایا کرے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

دعائے نعم البدل

میری چھوٹی بچی مبارکہ بیگم $\frac{17}{5}$ کو فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا نعم البدل فرمائیں۔ نیز مرحومہ کی والدہ کی صحت خراب ہے۔ صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت اللہ ضیاء ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

---

(۱۳) میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری جملہ گھریلو پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اور مجھے کامل سکون عطا کرے۔ آمین

حافظ مبین الحق شمس۔ کراچی

ضروری اعلان

احباب مسئلہ خلافت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی ہر دو تقاریر کے امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں گے۔ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کی شمولیت لازمی ہے۔

ذیل میں احباب کی آگاہی کے لئے قواعد امتحان حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے شائع کئے جاتے ہیں۔

قواعد امتحان کتب "نظام آسمانی کی مخالفت" اور "خلافت حقہ اسلامیہ"

۱۔ پرچہ کا کل وقت تین گھنٹے ہوگا اور کل نمبر ۱۰۰ سو ہوں گے

۲۔ دونوں رسالوں یعنی "خلافت حقہ اسلامیہ" اور "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کا ایک ہی پرچہ ہوگا۔ رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ" میں سے تیس ۳۰ نمبر کے سوالات ہوں گے۔ اور دوسرے رسالہ "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" میں سے ستر ۷۰ نمبر کے سوالات ہوں گے۔

۳۔ کل تیرہ ۱۳ سوال ہوں گے۔ جن میں سے صرف دس سوال حل کرنے لازمی ہوں گے

۴۔ ہر چہار طبقات (انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اماء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ) میں سے علیحدہ علیحدہ اول۔ دوم۔ سوم آنے والے کو منفرد انعام دیا جائے گا۔ گویا انصار اللہ میں سے بھی اول دوم سوم آنے والے انعام لیں گے۔ جس طرح خدام الاحمدیہ میں سے اول دوم سوم آنے والے انعام لیں گے۔ اسی طرح بڑی عمر کی خواتین یعنی اماء اللہ میں سے اول دوم سوم آنے والی بہنیں بھی مستحق انعام ہوں گی جیسا کہ بچیوں (ناصرات الاحمدیہ) میں سے اول دوم سوم آنے والیوں کو بھی انعام دئے جائیں گے

۵۔ پاس قرار پانے کے لئے مردوں کے لئے چالیس نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ عورتوں کے لئے پینتیس ۳۵ اور لڑکیوں کے لئے تیس نمبر معیار ہیں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ربوہ)

لجنات اماء اللہ فوری متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی تقاریر

جلسہ سالانہ کا امتحان ہر خواندہ عورت کیلئے لازمی ہے

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۵۷ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ جات میں بار بار اعلان کر کے مستورات کو اس امتحان کے لئے تیار کریں ہر عورت جو اردو لکھ اور پڑھ سکتی ہے اس کو اس کا امتحان دینا چاہیئے۔ دونوں کتابیں "آسمانی نظام کی مخالفت اور اس کا پس منظر" اور "خلافت حقہ اسلامیہ" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔ مڈل، میٹرک، ایف۔ اے اور بی۔ اے سے فارغ شدہ طالبات خاص طور پر اس امتحان کے لئے تیاری کریں۔

نام جلد از جلد بھجوا دئے جائیں تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا سکیں۔ امتحان وسط جولائی میں ہوگا۔

جنرل سیکرٹری ... اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تقریب رخصتانہ

میرے لڑکے عزیزم بشیر احمد سیکرٹری مال مجلس خدام الاحمدیہ چک ۸۴/F جس کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت چوہدری حکیم فتح محمد صاحب مرحوم چک ۷/P ضلع رحیم یار خاں کے ساتھ ۲۹/۱۲/۵۶ بمقام ربوہ مسجد مبارک میں بعوض حق مہر ۵۰۰/ روپے پڑھا تھا۔ آج اس کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

چوہدری اللہ رکھا نمبردار چک ۸۴ F۔R بہاولپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قضیہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر جی۔ ای۔ ہال کے تاثرات (بقیہ صدا)

حالت میں پڑی رہتی ہے۔ سندھ کے پانچ منبعوں میں سے دو بڑے منبع کشمیر میں ہیں۔ اگر ان کو صحیح طور پر کنٹرول کیا جا سکے تو پاکستان کی ہزاروں ہزار ایکڑ مزروعہ زمین کو سیراب کیا جا سکتا ہے

ڈاکٹر ہال نے مزید کہا۔ شمالی پاکستان میں دریائے کابل پر دورسک کا عظیم بند جس کی تعمیر میں کولمبو منصوبے کے تحت کینیڈا پاکستان کا ہاتھ بٹا رہا ہے۔ انجینئرنگ کے ایک عظیم الشان منصوبے کی حیثیت رکھتا ہے یہ پایہ تکمیل کو پہنچنے کے بعد نہ صرف زمین کو قابل کاشت بنانے اور اناج پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ بلکہ اس علاقے کی بہت سی صنعتوں کے لئے بجلی فراہم کرنے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوگا

ہندوستان میں غربت کا دور دورہ دیکھ کر ڈاکٹر ہال کو بہت افسوس اور مایوسی ہوئی۔ وہاں بڑے بڑے مالدار لوگ بھی ہیں۔ لیکن غربت اور امارت کے درمیان بہت تفاوت ہے۔ ڈاکٹر ہال نے کہا کہنے کو کچھ بھی کہا جائے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان میں ذات پات کی تمیز اب بھی بہت پائی جاتی ہے۔ اونچی ذات کے خاندان اپنی بیٹیوں کے رشتوں کے لئے اکثر اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ جن میں اور دوسری شرائط کے علاوہ اس مخصوص شرط پر بھی بہت زور دیا جاتا ہے کہ متوقع شوہر یا امیدوار کے لئے فلاں ذات کا ہونا ضروری ہے۔